بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

جلد ۹ — مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲ پوہ سمت ۶۶ ب — نمبر ۸

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہرحالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد است نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — لیک از خود نے ازان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچه زو ثابت شود ایمان ماست
آن همه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکاری کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... بلا ضمیمہ ... بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب ... رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دیجاوے گی البتہ جو صاحب مقامی ... قیمت دیں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

قبل ازیں جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ قرآن و احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہوں گا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان ...

(بقیہ پرچہ قادیان)

میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر ... کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار بدر ... شائع کیا گیا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے اور ایک درس بعد نماز فجر بالخصوص صاحبزادگان بشیر احمد اور شریف احمد کی خاطر مسجد مبارک میں ہوتا ہے۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیرو عافیت ہیں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قادیان میں واپس آ گئے ہوئے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ایک لمبے سفر کی تکالیف اٹھا کر جس کا ذکر پہلے اخبار میں ہوتا رہا ہے اور ایک معقول رقم چندہ کی جمع کر کے سالم و غانم واپس دارالامان قادیان میں پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میر صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسجد اور شفاخانہ وغیرہ کے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اور اب اس کا ایک بڑا حصہ کارکنان صدر انجمن کے سپرد کر دیا ہے تاکہ کام عمارت کا شروع کر دیا جاوے۔

قاضی اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی گئے ہوئے ہیں غالباً عید تک واپس آجاویں گے۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب تاحال امروہہ میں ہیں اور احمدی خدام کے واسطے دعاؤں میں اور دینی تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔

لاہور میں لیکچر لاہور میں عیسائیوں نے جلسہ کر کے ایک سلسلہ برپا کیا ہے۔ جنہیں اسلام پر بھی حملے کئے ہیں ان کے جواب کے واسطے تجویز ہے کہ دسمبر کے آخر میں ہماری جماعت کی طرف سے لیکچر ہوں۔ غالباً یہاں سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور بعض دیگر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے مطابق لیکچر دینے کیواسطے تشریف لے جائیں گے۔

خواجہ صاحب گجرات میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک لیکچر گجرات میں دیا ہے جسے موقعہ پر لکھ کر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب نے بھیجا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاوے گا۔

عید قریب ہے،

احباب سرگرمی سے متوجہ ہوں۔

برادران! صدر انجمن احمدیہ کی مختلف مدات کا گوشوارہ آمد و خرچ ہر ماہ میگزین کے آخر میں چھپتا ہے اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا۔ کہ بعض مدات میں کس قدر کمزوری واقع ہو رہی ہے اب عید قریب ہے۔ قبل از وقت ہر جگہ عید کے چندے کیواسطے اور اس کی رقم جمع کرنے کے واسطے مستعدی کے ساتھ متوجہ تمام مفید کاموں کے واسطے روپیہ درکار ہے

اور یہ ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ لوگوں کے حصہ ہی میں رکھا ہے۔ دنیادار اپنے دنیوی عمارتوں کے بنانے میں کن سرگرمیوں اور جوشوں کے ساتھ مصروف ہیں اس دینی عمارت کا کھڑا کرنا جو دنیا میں توحید پھیلانے کا مرکز ہو آپ ہی صاحبان کا کام ہے۔ ہمت سے کام لو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں کو حاصل کرو۔ کیونکہ یہ وقت ہمیشہ نہیں رہے گا۔

یہ اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں تقسیم کرنے کے واسطے قادیان سے چھپوا کر اخویم خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس بھیج دیا ہے جو ۱۰ دسمبر کو میں جلسہ عیسائی صاحبان میں تقسیم ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی لیکچر بجواب مسیحی لیکچر

جو سلسلہ لیکچروں کا آجکل مسیحی صاحبان کی طرف سے لاہور شہر میں جاری ہے اس میں مسیحی صاحبان کی طرف سے ہر لیکچر کے خاتمہ پر چند منٹ مباحثہ کی استدعا بھی کی جاتی ہے ان لیکچروں کے جواب میں مسلمانوں کا منشا ہے کہ مسلمان اول تو ان لیکچروں کو سنتے نہیں۔ دوم یہ بھی مسئلہ ہے۔ کہ خود وہ بالمقابل لیکچر دیں گے یہ دونوں امور ہمیں پسند نہیں نیز فوری جوش سے چند منٹ کے مباحثات میں ان اصولوں کی تحقیق کرنا جن مذاہب کی بنیادیں ہوں۔ ایک سہل امر نہیں حق کا ثابت کرنا اور باطل کو مٹانا ہنسی کا کام نہیں۔ مخالف کی بات کو غور سے سننا اس میں جس قدر حق شناس ہو اس کو لینا اور ہمیں اگر باطل ہے تو صرف اس کا مٹانا ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے تجویز کیا ہے کہ پہلے مسیحی لوگوں کے لیکچروں کو صبر اور غور کے ساتھ سن کر ان باتوں کو دیکھ لیا جائے جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لیکچروں میں کہی ہیں اور پھر ان کا جواب سلسلہ وار دیا جاوے۔ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ ایک قرآنی ارشاد واجب الاعتبار ہے اس لئے ہم انشاء اللہ عنقریب بذریعہ اشتہار ثانی پبلک کو اطلاع دینگے کہ مسیحی لیکچروں کے جواب میں جہاں تک ان کا تعلق اسلام سے ہے کب اور کس مقام پر اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاویگا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

نور الدین۔ از قادیان۔ ۵۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا اپنا قائم کردہ سلسلہ دن بدن ترقی پر ہے۔ نئے بیعت کنندوں کے خطوط برابر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آتے رہتے ہیں اور [illegible] بہت سے یہاں آکر ہی بیعت کر جاتے ہیں۔ یہ سب نام ہمارے پاس محفوظ ہیں پہلے نئے بیعت کنندوں کے نام درج اخبار ہوا کرتے تھے۔ مگر جب سے عاجز دورے پر گیا۔ یہ اندراج کچھ کمی گنجائش کے سبب بند رہا ہے۔ اب انشاء اللہ اگلے اخبار سے پھر اس کو جاری کیا جاویگا۔

ڈاک ولایت ایسا ہی ڈاک ولایت کا سلسلہ ایک عرصہ سے بند ہے لیکن اکثر دوست بوقت ملاقات یا بذریعہ خطوط اس کیواسطے تحریک کرتے رہتے ہیں۔ اس واسطے اگلے اخبار سے اسے بھی پھر جاری کیا جاویگا۔ انشاء اللہ

حجام نے ہی کام کیا کس نمود کا
گل سے گیا تراش کے شمع وجود کا

لڑکے کا ختنہ فصیح الدین احمد پسر کبیر الدین احمد احمدی اس لڑکے کی بسم اللہ خاص مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بلیغ سے ہوئی تھی کہ جو ۱۹۰۷ء کے کسی پرچہ میں چھپ چکی ہے۔ آج وہ دن ہے کہ اس لڑکے کا ختنہ ابراہیمی ...... بہ رحمت پروردگار مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہو گیا۔ خوش نصیب ہے وہ لڑکا کہ جو حضرت خلیفۃ [illegible] میں مسلمان بنا۔ فقط۔

کابل میں فوجی ہل چل

افغانستان میں آہستہ آہستہ جھگڑا برپا ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رات اور دن کابل لشکر میں گشت لگاتا ہے۔ مغرب کے بعد پھر کسی کو شہر کے باہر جانے اور آنے نہیں دیا جاتا ہے۔ جلال آباد مقام میں کئی وارداتیں وقوع میں آئی ہیں۔ لاشوں کو کوئی پہچان نہ سکا۔ اس لئے کہ ان کے سر اور ہاتھ اور پیر جسم سے علیحدہ کاٹ ڈالے گئے تھے۔ جدی اوک۔ سوک پل جلال آباد اور ڈاکہ مقام کے راستوں پر مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے چار چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ خوست کا معاملہ ابتر ہو رہا ہے۔ اس لئے امیر صاحب نے سردار نصر اللہ خان کو اس طرف جانے کا حکم دیا ہے امیر صاحب فی الحال کابل میں ہیں اور راستوں اور نہر کے کام کے متعلق احکامات صادر کرنے میں مشغول ہیں۔ (عام)

سفید گیہوں کی نسبت لال گیہوں میں پچاس فیصدی طاقت پرورش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات انگریزی سوداگروں کو معلوم ہوئی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آئندہ کی نہری نو آبادیوں میں لال گیہوں بہت زیادہ بویا جائیگا

لاہور کے ایک مقدمہ سڈیشن میں ضیاء الحق [illegible] وہ باغیانہ انجمن کا راز کھولیگا۔ [illegible] راہ بنایا جائیگا

کلام امیر المومنین

امیر المومنین کی نصیحت طلبۃ المدرسہ کو۔

۱۴۔ جولائی ۱۹۰۹ء (بعد عصر)

تم جانتے ہو۔ نہ ہمین اپنی زندگی کا علم ہے نہ تمہین اپنی واپسی کا پس مین تمہین مختصر نصیحت کرتا ہون جو یہ ہے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو کام کرو اس مین دیکھ لو کہ تمہارے نفس۔ خواہش۔ دنیا طلبی کا کتنا دخل ہے اور خدا کی رضا اور مخلوق کی شفقت کے خیال کا کتنا دخل ہے۔ پس تم اپنی خواہشون کو خدا کی رضا کے مقابلہ مین کچھ نہ سمجھو۔ خدا کی رضا کا علم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے قرآن شریف و احادیث پر اپنا عمل رکھو تمہارے ماں۔ باپ۔ بھائیون نے تمہاری تعلیم کے لئے بہت کچھ خرچ کیا ہے اگر تم تعلیم اسلام مین پختہ رہو گے۔ تو یہ خرچ ٹھکانے لگے گا۔ ورنہ اگر تم انگریزی کے تمام حروف تہجی کو القاب حاصل کر لوگے۔ پھر اگر تمہارے ساتھ کلمہ کا اعتقاد نہین تو پھر تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہین۔ پس پہلی نیز آخری وصیت یہی ہے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر پکے رہو۔ جس ایقان کا عملی رنگ مین ظہور نمازون کے ذریعے ہوتا ہے پھر ماں باپ کے ادب پھر بڑے بھائیون کے ادب پھر گھر کی بڑی بوڑھی عورتون کے ادب۔

فضولیون کی عادت مت ڈالو جھوٹ نہ بولو دغا۔ فریب۔ برائی۔ تکبر بدظنی نہ کرو۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ نیک نمونہ بن کر دکھاؤ۔ خود پسندی اور خود رائی اس پاس نہ پھٹکو۔ گھر مین جاؤ تو تمہارے ماسٹرون کی تاکید ہے یہ جمع کر کے لاؤ۔ گو مین چندے کے معاملہ مین کسی اور رنگ کا آدمی ہون۔ کیونکہ مین تو سمجھتا ہون کہ خدا مجھے روٹی دیتا۔ کپڑا پہناتا خدا میرے خرچون کا کفیل ہے اور پھر یہ آخری تاکید ہے کہ اللہ سکھاؤ۔ لئن یھدی اللہ بک رجلاً واحداً خیر لک من حمر النعم۔ اگر ایک جان بھی تجھ سے ہدایت پاگئی تیرے لئے سُرخ اونٹون سے بہتر ہے۔

ب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۔ دو رکعت سنت فجر کی تاکید تمام روایتون سے زیادہ معلوم ہوتی ہے ... کی کتاب ... مین ایک حدیث حضرت ابن مسعود سے مروی ... وآلہ وسلم نے مزدلفہ مین باوجود

یہ سنن ہین۔ سفر مین موقع ملے تو پڑھ لین ورنہ نہ پڑھین۔ کوئی مشکل معاملہ نہین۔

۲۔ مسافر مقیم کے پیچھے فرض کی اقتدا کرے تو سنن مین اس کو ایسا ہی اختیار ہے۔ جیسے تنہائی مین اختیار ہے۔

۳۔ دو وقت کا کھانا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔

۴۔ ضرورت اور مصلحت ہو۔ تو دو اذانین اب بھی آپ دے سکتے ہین۔ مگر ایسا نہ ہو کہ لوگ دھوکہ مین پڑین۔

۵۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا سوء ایک خطرناک گناہ ہے اس مین سفارش سے بچو۔

نماز مین مزہ ایک شخص نے حضرت کو لکھا کہ نماز مین مزہ نہین آتا اور آنکھ بند کر کے نماز پڑھون یا نہ۔ فرمایا

مزہ کوئی چیز نہین جس کے لئے ہم مامور ہون۔ قرآن کریم یہ نہین کہتا کہ مزہ اڑاؤ ... آنکھ کھول کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ انگریز حکام مین بعض انسان پر نہ اٹھنے سے ابتلا آتا ہے اور نہ اٹھنے سے ریا پیدا ہو سکتا ہے ہر مومن کو ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا لحاظ رکھے۔ یعنی انگریزون کی تعظیم کے واسطے اٹھنا (؟)۔

سب کو ساتھ ملاؤ ایک صاحب نے شکایت کی کہ وہان کے لوگ مخالف ہین حضرت نے جواب مین فرمایا۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ایک مومن دس کے مقابلہ مین ہو سکتا ہے۔ پس ۱۵۔ ۱۵۰ کے لئے کافی ہین۔ تم کوشش کرو کہ سب تمہارے ساتھ ہو جاوین۔ یہ بڑی آسان عمدہ بات ہے۔ فاوصیک بتقوی اللہ۔ فقد فاز المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

بدی کو کس طرح دور کرنا چاہیئے ایک شخص کے خط کے جواب مین حضرت نے فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ۔ بتاوے ایسی ترکیب ہے کہ وہ خوبیان رکھتی ہو ہر ایک بدی کو۔ بدی کو دور کرنے کے لئے عمدہ تدابیر کرتے رہو۔ مثلاً بدکار کے لئے دعا کرو جیسے انبیاء کرتے تھے قول موجہ اور دلائل قویہ سے ہر بدکار کو سمجھاؤ۔ اگر مناسب مفید ہو تو اس اعراض کرو۔ ترک سلام کرو۔ حتے کہ مفید ہو تدابیر مناسب کے ساتھ پیٹنا سزا دینا جیسے حدود سرقہ و زنا مین وارد ہے مقابلہ ہی نافع بالحسنہ ہے۔ یہ عجیب در عجیب تدابیر سوچنا اور بدی کو دنیا سے یا کسی شخص سے یا قوم سے دور کرنا بڑے صابر و متقی .... کا کام ہے۔

کم ملنے والے لوگ ایک شخص نے ایک احمدی کی کسی مالی معاملہ مین شکایت کی۔ حضرت نے جواب مین فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دولت مند آدمی پھر جو ملے بھی کم (بہت کم ملاقات کرے) اس کی پیری مریدی پر مجھے تو کم اطمینان ہوتا ہے۔ اکثر یہ لوگ اپنا خیال مقدم رکھ لیتے ہین۔

فرشتے ایک شخص کے خط کا جواب حضرت نے لکھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرشتون کو اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور وہ بحکم رحمٰن بندون کو سکھاتے ہین۔ بندہ فرشتون سے بڑھ جاتا ہے اور فرشتہ بندے کا خادم ہو جاتا ہے۔ عائشہ کی جماعت کا کہین ذکر نہین صرف آپ کے گھر مین نو برس کی تھین کہ آئین۔

خطبہ جمعہ

۱۳۔ اگست ۰۹ء

فرمایا کہ اذان مین اسلام کی پاک تعلیم کا خلاصہ ہے مگر افسوس کہ دن رات باوجود مین پانچ بار یہ ندا سننے کے پھر بھی عام مسلمانون کو تو جانے دیجئے ان کے لیڈرون کی یہ حالت ہو رہی ہے گدی نشینون کو دیکھو۔ خواہ کس مذہب کا آدمی ہو۔ اور اس کے اعمال کیسے خراب ہون لیکن اگر ان کے آگے نذرانہ رکھدے تو بس یہ ان کا عزیز فرزند ہے علماء ہین تو ان مین مطلق تقوے و خدا ترسی نہین رہی حتے کہ ان کی درس مین بھی کوئی کتاب خشیۃ اللہ کے متعلق نہین رہی۔ امراء ہین تو ان کے نزدیک مذہب محض ملانون کے لئے ہے وہ بالکل اباحت کے رنگ مین آگئے ہین اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ان کے ہادی خود ان کے محتاج ہین۔

اس کے بعد آپ نے اذان کا ترجمہ سنایا کہ اللہ اکبر چار بار کہا جاتا ہے گواہی کی حد دو تک۔ ان زنا کے ثبوت کرنے چار کی ضرورۃ ہے پس یہ شہادۃ کس قدر قوی ہے۔ کہ خدا مستجمع جمیع صفات کاملہ تمام قسم کے نقصون عیبون سے منزہ ذات سب سے بڑی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کہان تک خدا کی آواز مخلوق کی آواز پر مقدم کرتے ہین۔

پھر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے کہ ہمارے کام اسکی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہونگے پھر نماز کے لئے آنے کی تاکید ہے افسوس کہ مسلمان بہت کم اس کی پرواہ کرتے ہین اول تو نماز پڑھتے ہی نہین اور جو پڑھتے ہین تو باجماعت کی پابندی نہین حالانکہ رسول کریم نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ جب نماز قائم ہو جاوے تو جماعت مین شامل نہ ہونیوالون کے گھر جلا دون۔ امیر وضع کی پابندی پر مرتے ہین مسجد مین آنا ہتک سمجھتے ہین۔ شاہ عبدالعزیز کی مجلس مین ایک شخص داڑھی منڈا بیٹھا تھا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کے وعظ کا کچھ اثر نہین ہوا۔ کہا۔ ہوتا ہے مگر وضعداری اجازت نہین دیتی کو نماز پر آنا فلاح پر آنا یعنے تم مظفر و منصور ہو گے۔

ایک صاحب کے چند سوالات کے جوابات

از حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

سوالات ۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے۔

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخی اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو۔

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لئے شرع محمدی کی پابندی لازم ہے؟ اگر ہے تو ان مسلمانوں کی نسبت کیا حکم ہے جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند ظاہر کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے؟ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں (خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطے کا پابند نہیں ہے یا کسی اور وجہ سے) ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

مکرم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خاکسار مختصر نویس ہے پس میری کمزوری کو مدنظر رکھیں۔ اور قبل اس کے کہ میں اصل سوالوں کا جواب دوں۔ چند مختصر سے اصول عرض کرتا ہوں جو غالباً کسی اور ثبوت کے علاوہ مذکور ثبوت کے محتاج نہیں اگر ان میں کوئی قابل ہو تو آپ بلا تردد مجھے آگاہ کریں۔

۱۔ قرآن کریم ایک کافی کتاب ہے۔ اس کا ثبوت۔ اولم یکفہم انا نزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم۔

۲۔ قرآن مجید مشاہدہ و تجارب صحیحہ و عقل صریح غیر مشوب بوہم و نقل صحیح اور فطرت سلیمہ کے خلاف (ثبوت۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور بار بار افلا تعقلون۔ اور بار بار افلا تبصرون) ہرگز نہیں فرماتا۔

۳۔ قرآن شریف تصریح فرماتا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے۔ اور ثبوت۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ .... ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ زادتہم ایمانا۔

۴۔ قرآن کریم مذاہب مختلفہ کو باہم اختلاف تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ثبوت۔ (۱) لا اکراہ فی الدین (۲) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ (۳) ولو شاء اللہ لجمعہم علی الھدی فلا تکونن من الجاھلین۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد۔ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ قالت الیہود لیست النصاری علی شیء و قالت النصاری لیست الیہود علی شیء وھم یتلون الکتاب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولہم۔ یہاں لا یعلمون قابل غور ہے۔

(۵) قرآن فساد فی الارض کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد۔ ثبوت۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین ولا تفسدوا فی الارض۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ۔ جیسا کسی کا ظاہر ہو ایسا ہی باطن ہو دیندار پورا دیندار ہو سکے۔

ان قوانین کے لئے بطور اصل الاصول مختصر سامان قرآن کریم میں ہے۔ تفصیل کو۔ اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہوا ہے اور اسی پر صحابہ سے لے کر آج تک عملدرآمد اسلامیوں کا ہے۔ ہر ایک مسلمان کے لئے اطاعت اللہ، اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری۔ اگر اولی الامر صریح مخالفہ فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اس کا ملک چھوڑ دے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکام و سلطان اول ہیں اور علماء و حکماء دوم درجہ پر ہیں۔

میں نے سابق ذکر کیا ہے کہ ایمان کا ادنیٰ مرتبہ اور اس کے اوپر ایمان قسم قسم کی ترقی کرتا ہے اس لئے جو لوگ صرف لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں وہ ایک حد کے مسلمان ہیں اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ ان سے بڑے ہیں اور جو زکوٰۃ و روزہ و حج کے بھی پابند ہوئے وہ اور بڑے ہیں۔ علی ہذا۔ اللہ تعالیٰ بھی المومن ہے کیونکہ المومن المہیمن نص قرآنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بارک بھی۔ جبرائیل اور خلفائے راشدین اور تابعین اور آپ بھی کیا سب مساوی الایمان۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض والوں کے لئے یہ سزا ہے جیسے فرمایا۔ فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا و یوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔ آپ مسلمانوں کو دیکھ لو لڑکیوں کے حصہ نہ دئے۔ وہ ان خلاف ورزی پر عذاباً مہیناً موجود ہے اور یہاں ہم مشاہدہ کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے بھی وہی ضرور نہیں ہیں جو سارے جہان کے لئے قدرت نے رکھی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے وہی سامان انجاح مرام لابد ہیں جو تمام مخلوق کے لئے لابد ہیں۔ الٰہی فضل کو کوئی اگر ایک شخص اکیلا رہ کر حاصل کرنا چاہے۔ تو صرف وہی فضل لے سکتا ہے۔ جو اکیلے انسان کے لئے ہیں۔ مثلاً ایک شخص۔ حسد۔ طمع اور کسل کو اگر ترک کر دے تو تارک طمع و تارک حسد و تارک کسل کے لئے صرف وہ انعامات لے سکیں گے۔ جو ان رذائل کے ترک کے لئے وابستہ ہیں۔

اگر تہجد گزار۔ پابند صوم و صلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کرے تندرست بی بی حاصل نہ کر سکے اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی۔ پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے گا تو گو وہ صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و تہجد کا تارک ہو۔ ہر ایک قسم کے طمع، حسد، کسل کا مرتکب ہو۔ اولاد سے متمتع ہوگا۔ اسی طرح بادشاہی میں عزت و اکرام اور ممالک کے اقوام میں اعزاز و احترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے جو ان قواعد و احکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مکرم من! ہزاروں امور قومی سلطنت۔ قومی حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم و صلوٰۃ سے پورے نہیں ہو سکتے۔

مثلاً چوری کا معاملہ۔ چور کی سزا۔ زانی کی سزا۔ ڈاکہ مارنے والے مرتد کی سزا۔ وغیرہ۔ یہ امور سلطنت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا تو اب کیا وضو کے وقت اس کا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں اس کی نظیر کو آپ دیکھیں۔ حضرت یوسف نبی ہیں ان کی اقتدا ہی ہمیں کرنا ہے ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک۔ یہاں صاف ذکر ہے کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے پس کیسا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیسمین کو کس طرح پابندی گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں یہ تکلیف مالا یطاق ہے۔ ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن اور احادیث صحیحہ یا فتوے ملک کے خلاف حکم کرے۔ تو اس مذہبی احکام میں۔ جو سلطان ترک اور خلیفہ عباسی کے لئے ترک حج۔ اور ایک مولوی اہل اسلام خصوصاً فقراء اہل [illegible]

المفتی

۲۱۱ لڑکیوں کو وراثت

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ بنام دختر زندہ با اولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسائلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علی العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کو نا جائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچکر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ یہیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالے رحم فرماوے۔ آمین والسلام۔ نور الدین۔ مورخہ ۱۴ ر اگست ۱۹۰۹ء

۲۱۱ آنہ فنڈ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین سے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

۲۱۲ کیا پاؤں کا دہونا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم۔

ارجلکم بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہے وجوہکم وایدیکم وارجلکم اس طرز کا عطف عربی میں اثر رکھتا ہے اور سنت نبوی نے اسکی تصدیق کی ہے ساتھ پاؤں کا دہونا فرض ... قرات میں ارجلکم میں لام پر ضمہ بھی پڑا ہے اور مبتدا بنا کر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوح ہیں اور رجل مغسول ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

۲۱۳ عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اُسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کسی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سید۔ مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کھلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپکے ولیمہ کھانے میں تامل ہے کیونکہ آپنے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرماوے۔ آمین۔ نور الدین

۲۱۴ غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپکے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لا ینھاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہاں میر ناصر نواب۔ شفا خانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ان ابتلاء سے بچو۔ نور الدین ۲۳ ر جولائی ۱۹۰۹ء

وغامدہ - برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لاویں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ آسے اور نہ آئے۔ خیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ گر مولویصاحب نہ آئے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کر سکتا کہ وہ کیوں نہیں آئے مگر ہاں جلسہ مباحثہ میں جس قدر سامان تھے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ ر کے ۱۴ ر و ۱۵ ر نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ ر و ۱۵ ر نومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ ۱۴ ر و ۱۵ ر نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہو گیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ ر کو قیام کر کے ۱۷ ر نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ ر نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف بھی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسٰے علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

میں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپکے خیال کے مطابق بولیں گے کیونکہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسٰے علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص ہی خدا کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دیں گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تا وقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

ن گورنمنٹ گریجوایٹ کی پالیسی کے احکام ہیں۔

بلکہ یوں کہیئے۔ کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اور قتل المومن کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضٰے اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عوارض کے بعد گزارش ہے غیر مسلم فرمانروا مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا قانون بنا سکتے کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی یا مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں۔ وہی کیا؟ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے رو سے صدہا بت مسجد مکہ میں سجے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے تھے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آ گئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجرین سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل سر ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح ان سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہیئے اس کے لئے سبق اخذ کرتے ہیں۔ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے کہ مکہ میں کئے گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا بھی طریق انبیاء کا ہے جن کی اقتدا کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبھداھم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم۔ یہی آخری علاج تکالیف کا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچایتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام حبس سجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرع محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام۔ نبوی فیصلہ۔ خلفاء راشدین و صحابہ کے عملدرآمد۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابوحنیفہ۔ ابویوسف محمد۔ زفر۔ حسن وغیرہم کے فیصلہ کا۔ آپ غور کریں فتاوے عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں کئے اکثر اجزا میں قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدنیہ کے قواعد کو چھانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے۔ اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد۔ بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت۔ عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۲ و ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند مفتریات علاقہ چکوال کے احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان مفتریانہ مضامین کا ازالہ جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر تحریر میں کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد ہی ان کے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب ایسے بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آتے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد ہی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ بر خود مے کنی اے سادہ لوح۔ جناب ذرا سوچئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ دھوکے سے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سیدنا ور علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی اور ٹھگ" خوب! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیسر کبیر کی قوموں کے قائل آپ ہی ہیں۔

چہارم۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادھر ادھر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے۔ کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے۔ حدیث ما فوق الاثنین جماعۃ کو آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑھائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بارہ میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی خیر جب مولوی نے شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانے وہ بھی مومن رہتا ہے۔ تو ہم دوسری حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ یہ خط پڑھنے سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ حامل رقعہ کو سخت سست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں۔ حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام بھی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (نامکمل)

الفتی

لڑکیوں کو وراثت

مسئلہ ۲۱۱

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ بنام دختر زندہ با اولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنی نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علی العموم خاندانی علماء تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچ کر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ ہمیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ آمین

والسلام - نور الدین - مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء

آنہ فنڈ

مسئلہ ۲۱۲

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

کیا پاؤں کا دھونا ضروری ہے

مسئلہ ۲۱۳

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم وارجلکم -

ارجلکم کو بالنصب پڑھو کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہے وجوھکم وایدیکم وارجلکم اس طور کا عطف عربی میں اکثر رکھا ہے اور سنتہ نبوی نے اسکی کے ساتھ پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ ایک قرات میں ارجلکم میں لام پر ضمہ بھی پڑا ہے اور مبتدا بنا کر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوح ہیں اور رجل مغسول ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ

مسئلہ ۲۱۳

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اُسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص میاں مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کھلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپ کے ولیمہ کھانے میں تامل ہے کیونکہ آپ نے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرماوے۔ آمین۔ نور الدین

غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا

مسئلہ ۲۱۴

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ میں آپ سے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہاں میر ناصر نواب۔ شفا خانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ہاں ابتلاء سے بچو۔ نور الدین ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد - برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لاویں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ آسے اور نہ آئے۔ خیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ مگر مولویصاحب نہ آسکے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کر سکتا کہ وہ کیوں نہیں آسکے مگر ہاں جلسہ مباحثہ میں جس قدر سامان سے تھے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ نومبر کے ۱۴ و ۱۵ نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہو گیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ کو قیام کر کے ۱۷ نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف بھی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسٰی علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

میں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپکے خیال کے مطابق بولیں گے کیونکہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسٰی علیہ السلام دوبارہ آ کر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص ہی خدا کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دیں گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تا وقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو از حد انتظار رہے گی - ابرار حسین احمدی منصوری

التوائے جلسہ سالانہ

سال گزشتہ مین سالانہ جلسہ کے موقعہ پر محکمہ ریلوے کے نصف کرایہ کی تخفیف کی منظوری کی وجہ سے بہت سے احباب خصوصاً دور کے رہنے والے شریک جلسہ ہوسکے ۔ جن کا پورا کرایہ ادا کرکے شامل ہونا مشکل تہا ۔ امسال بہی دسمبر مین جلسہ کے لئے تخفیف کرایہ ریلوے کی درخواست کی گئی تہی ۔ مگر وہ درخواست منظور نہین ہوئی بلکہ جس قدر سوسائٹیون اور انجمنون کی طرف سے دسمبر مین جلسون کے لئے تخفیف کرایہ کی درخواستین تہین وہ سب نامنظور ہوئین ۔ اس کی وجہ خصوصیت سے اس سال دسمبر مین لاہور مین نمائش کا ہونا بہی ہے ۔ اور علاوہ ازین دسمبر مین عام طور پر بہی آمد و رفت بہت بڑہ جاتی ہے ۔ پس چونکہ پہلے ہی سے کثرت سے آمد و رفت ہوگی اور تخفیف کرایہ سے یہ آمد و رفت اور بہی بڑہ جانی ضروری ہے اس لئے انتظاماً گورنمنٹ نے اس سال دسمبر مین کسی قوم کے جلسہ پر تخفیف کرایہ منظور نہین کی ۔ سوائے نمائش کے جو ایک قسم کا نیم سرکاری جلسہ سمجہنا چاہیئے اور اس مین بہی نہایت تخفیف خفیف منظور کی گئی ہے ۔ یعنے درجہ سوم کے مسافرون کے لئے قریباً آٹھوان یا نوان حصہ کرایہ کا چھوڑا گیا ہے ۔ مگر اس سے علاوہ دسمبر کے جلسہ مین (۷ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک) درجہ اول و دوم و انٹر میڈیٹ کے لئے خاص رعائتین ہوتی ہین ۔ پس محکمہ ریلوے نے ان تمام وجوہات متذکرہ بالا کی بنا پر اس سال دسمبر کے مہینے مین جس قدر جلسون کے لئے درجہ سوم و انٹر میڈیٹ مین نصف کرایہ کی رعائت کی درخواستین تہین انہین نامنظور کیا ہے ۔ چونکہ صرف دسمبر کا مہینہ ہی نصف کرایہ کی رعائت کا مانع ہوا ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ بجائے دسمبر کے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کے مارچ کے مہینہ انہی تاریخون کے قریب ہو ۔ مارچ مین ۲۴ مارچ سے لے کر ۲۸ مارچ تک پانچ تعطیلین اکٹھی ہین یعنے ایک تعطیل بارہ وفات کی اور چار تعطیلین ایسٹر کی جو جملہ محکمہ جات و دفاتر سرکاری وغیرہ مین منظور کی تعطیلین ہین ۔

پس ان دنون مین ملازمین سرکاری بہی اسی طرح جلسہ سالانہ مین شامل ہوسکتے ہین جس طرح وہ دسمبر مین شامل ہوسکتے ہین ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس التوا کو پسند فرمانا اس وجہ سے ہے کہ اُس وقت یعنے مارچ مین جلسہ کرنے سے وہ رعائت مل سکیگی ۔ جو گذشتہ سال ہمارے جلسہ کے لئے ملی تہی ۔ یعنے ایک طرف کا کرایہ ادا کرکے آمد و رفت دونون ہوسکین گے اور چونکہ ہماری جماعت مین اکثر حصہ غربا اور زمیندارون کا ہے اور یہ بہت ضروری ہے ۔ کہ جس قدر زیادہ احباب ممکن ہون سالانہ جلسہ مین شامل ہون اس لئے مناسب سمجہا گیا ہے کہ جلسہ ایسے وقت مین کیا جاوے ۔ کہ جب کرایہ کی رعائت مل جاوے ۔ تاکہ جماعت کا اکثر حصہ جو غربا اور ضعفا ہین اس مین شامل ہوسکے ۔ علاوہ برین صاحب استطاعت کرایہ کی رعائت سے فائدہ اٹہاکر وہی روپیہ کسی انجمن کے اور مفید اغراض مین لبطور مدد دے سکتے ہین بلکہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا بہت سا حصہ اس طرح نکل سکتا ہے چونکہ آخیر مارچ مین زمیندارون کے شامل ہونے مین بہی کوئی امر مانع نہین اور فصل ربیع کی کٹائی مین قریباً تین ہفتے اس وقت باقی ہون گے ۔ اس لئے بظاہر یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس مین ہر درجہ وطبقہ کے احباب شامل ہوسکتے ہین ۔ آیندہ غیب کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ۔ بعض اور فوائد بہی ماہ مارچ مین جلسہ کرنے مین ہین ۔ مثلاً دسمبر مین سخت سردیون کی وجہ سے ایک طرف مہمانون کے بڑے بڑے بستر ساتھ لانے کی مشکلات پیش آتی ہین اور دوسری طرف اس جگہ بہی مکانون کے لئے مشکلات پیش آتی ہین اور بہت سا روپیہ صرف کرنے کے باوجود مکان کا ٹہیک انتظام نہین ہوسکتا ۔ مارچ مین کھلا موسم ہونے کے سبب سے جب نہ زیادہ سردی ہوگی اور نہ ابہی گرمی شروع ہوئی ہوگی ۔ اس قسم کے مشکلات امید ہے پیش نہ آئین گے اور ایک یہ بہی فائدہ ہے ۔ کہ دسمبر مین سخت سردی اور چھوٹے دن ہونے کی وجہ سے بہت تہوڑا کام ہوتا ہے صبح دس گیارہ بجے تک سردی کی شدت کی وجہ سے کام نہین ہوسکتا ۔ اور رات کو بہی اجتماع ہونا مشکل ہوتا ہے ۔ مارچ مین چونکہ موسم نہایت معتدل ہوگا ۔ اور دن بہی نسبتاً لمبے ہون گے اس لئے دو دن مین اتنا کام ہوسکیگا جو دسمبر کے چار دنون مین ہوسکتا ہے پس بظاہر یہ التوا ہر طرح سے مفید ہی معلوم ہوتا ہے ۔ والعلم عند اللہ ۔ اس اعلان کا منشا یہ نہین ہے کہ دسمبر کے موقعہ پر جو احباب آنا پسند کرتے ہین وہ نہ آوین ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمانون کی آمد و رفت تو ہر روز ہی ہوتی ہے ۔ اور پہر تعطیلون کے دنون مین ملازمین خصوصیت سے آ جایا کرتے ہین جو احباب چاہین ۔ وہ دسمبر مین آوین ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات اور بابرکت صحبت سے مستفیض ہون ۔ اعلان کا منشا صرف اسی قدر ہے ۔ کہ سالانہ جلسہ بجائے دسمبر کے مارچ مین ہوگا اور یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ مین جس قدر زیادہ احباب ممکن ہون شامل ہونے کی کوشش کرین ۔ کیونکہ ایسا اجتماع خاص برکت کا موجب ہوتا ہے والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔ ۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

مسلمانون پر منہ آنا

ریاست پٹیالہ کی گرفتاریون اور دیگر واقعات نے آریہ سماج کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا ضرور متمند بنا دیا تہا اور یہ ضرورت لاہور کے پچھلے سالانہ جلسون مین دونون پلیٹ فارمون پر سے اچھی طرح پوری کی گئی ۔ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے لیکچر مین آریہ سماج کے پولٹیکل باڈی نہ ہونے پر جو بحث شروع کی تہی اسے لالہ منشی رام جی نے اپنی تقریر مین ختم کیا اور مختلف دلائل و براہین سے گورنمنٹ کو سماج کے غیر پولٹیکل ہونے کا یقین دلایا اس امر کا فیصلہ کرنا گورنمنٹ اور اس کے انتظامی حکام کا منصب ہے کہ دونون معزز لیکچرارون کے دلائل کس حد تک قابل تسلیم اور سماج کی پوزیشن صاف کرنے والے ہین لیکن ہم بہت ممنون ہوتے اگر لیکچرار صاحبان غریب مسلمانون کو اس موقعہ پر اپنی نظر عنائت سے محفوظ رکھتے اور ان کا تذکرہ درمیان لائے بغیر اپنی وفاداری سرکار کے دلائل مکمل کر لیتے ۔ لیکن افسوس ہے ۔ کہ ایک "خالص مذہبی" اور بقول لیڈران سماج "بالکل غیر سیاسی مجلس" کے لیکچرون مین بہی مسلمانون پر منہ آگیا اور لالہ منشی رام جی نے سماج کی موجودہ مشکلات کو مسلمانون اور عیسائیون وغیرہ کی اندرونی مخالفت سے منسوب کرنے کے علاوہ اہل اسلام پر ان فقرات مین خاص مہربانی فرمائی ۔ کہ جبکہ ہمارے دل مین صرف دہرم کا خیال ہے ۔ جبکہ ہماری منزل مقصود صرف دہرم ہے ۔ تو ہمین کسی غلط فہمی کا جو ہمارے برخلاف پہیلائی جاوے خوف نہین ہوسکتا ۔ اگر آریہ سماج دنیاوی بادشاہتون پر لات مارکر "شانتی کا راج" پہیلانا چاہتا ہے ...... تو اس کے ممبرون کی یہ ہتک ہے ۔ کہ وہ صرف یہ یقین دلانے کے لئے ہاتہ جوڑین ۔ کہ ہم نمک حلال ہین ۔ آریہ سماج کی پاک اور صاف زندگی ہی اس کے حق مین بہترین گواہی سمجہی جانی چاہیئے ۔ ہاتھ جوڑنے کی ضرورت ان کو ہے ۔ جن کو ایران روم و کابل کا گہمنڈ ہے ۔ صرف انہی کو اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینے کے لئے قسمین کہانی چاہیئین یہ مسلمانون پر لالہ منشی رام کی عنائت مبذول ہوئی ہے ۔ لیکن کیا کبہی مغرور اور گہمنڈی آدمی کسی کے آگے ہاتہ جوڑا کرتا ہے ۔ مغرور کی تو تعریف ہی یہ ہے ۔ کہ اسے اپنی طاقت کا زعم ہو ۔ اور اس زعم مین وہ کسی کو اپنے روبرو موجود نہ سمجہے پس اگر اہل اسلام کو بقول لالہ صاحب موصوف "ایران و روم و کابل کا گہمنڈ" ہے تو وہ گہمنڈی جماعت ہاتہ کس لئے جوڑتی ہے ۔ کیا غرور اور خوشامد دونون ایک جگہ جمع ہوسکتے ہین ۔ اگر یہ اجتماع ضدین کسی نامعلوم ترکیب سے لالہ صاحب کے نزدیک ممکن ہے تو خیر ورنہ ان کا ایک پوائنٹ ضرور غلط ہوگا ۔ رہا سماجی بہائیون کا وفاداری کا یقین دلانے کو اپنی ہتک سمجہنا ۔ اسے رفتار زمانہ پر چھوڑتے ہین

(وکیل)

قادیان کے مہاجر اور مخالف مولوی

غالب

ہزاروں نیم جاں در پر ترے لے یار بیٹھے ہیں
شہید تیغِ ابرو کشتۂ دیدار بیٹھے ہیں
ہے بڑھ کر ظلِّ طوبےٰ سے تری دیوار کا سایہ
فزوں تر باغ جنت سے ہے تیرا مرقدِ عالی
غم فرقت نے گھائل کر دیا ہم خستہ جانوں کو
خدا جانے کہ کیوں پیکِ اجل نے دیر کی اتنی
ہوا ہے گلستان قادیان اب لالہ زار اپنا
نوا و غم سرودِ بلبلان باغ مأت سے ہے
طرب انگیز ہے ہر اک صدا بزمِ محبان میں
حریم قادیان ہی ہند میں اب کہف و مامن ہے
نہیں عظمت کی کچھ خواہش نہ زر کی احتیاج انکو
وہ کیسے وزنے اس میں کیا تھا پھر ظہور اپنا
نہیں دشمن کا کچھ کھٹکا نہ خوف راہ زن انکو
ہمارے حامیان دین کرینگے جنگ اب حق سے
شریروں سے محبت ہے بدوں سے انکو اُلفت ہے
جہاں شیدائیان دینِ احمد دیکھ لیتے ہیں
اُدھر ہے فکر ان کو ہر کا گھڑی کا فر بنانے کی
عجب ہے یہ دلِ محزون کہ جن کے غم سے مضطر ہے
ذراسی انتظار ان کو ہوئی دو پہر میری خاطر
سچائی ماننے میں وہ کہاں تک بے بر ابر ہوں
کہاں تک حوصلہ اپنا دکھائیں گے وہ ہرجائی
تعلق ہے نہ کچھ ہم کو کسی کی بادہ مستی سے
تمنا ہے یہی دل میں کہ ہو اسلام کی رفعت
عدو ان نبی سے چھڑ رہی ہے جنگ اب اپنی
فقط ہے اُنہیں میں لسانِ کلام اللہ کا حربہ
اسی حربہ نے بس پاک کر دیا اہل بطالت کو
مجلا جئیں گے کیونکر ہم سے وہ باطل کے شیدائی
شہادت دے چکے قرآن سے اپنے زعم باطل پہ
ہوئی ہر بات میں پردہ دری انکی تعجب ہے
بہت سے قابل نفرت ہوئے ظاہر عمل ان کے
ہمارے مولوی صاحب ہیں یا بگلا بھگت ہیں وہ
اگر پیدا نہ ہوتے اس زمانہ میں تو بہتر تھا
حیاتِ ابن مریم کے خیالِ مشرکانہ سے
نہ جینے دینگے ہم اس کو یہی منشا رغیرت ہے

پریشان دل اسیر کاکلِ خمدار بیٹھے ہیں
گنوا کر تیری خاطر اپنا سب گھر بار بیٹھے ہیں
برنگ ساکنان خلد یہاں مختار بیٹھے ہیں
بسان عندلیبان چمن زوّار بیٹھے ہیں
ترے در پر مسیحا سینکڑوں بیمار بیٹھے ہیں
جو آنا ہو تو آ جائیں یہاں طیار بیٹھے ہیں
جدھر دیکھو وہیں پہ عاشق خونبار بیٹھے ہیں
ہر اک سو نغمہ سنج خزن موسیقار بیٹھے ہیں
کہیں ہے بادۂ عرفاں کہیں میخوار بیٹھے ہیں
مقابل میں شریروں کے وہاں اخیار بیٹھے ہیں
فقط اصلاح کی خاطر وہاں دیندار بیٹھے ہیں
اُسی کی روشنی سے سب پر از انوار بیٹھے ہیں
جو اس قدوس کی صحبت میں دن دو چار بیٹھے ہیں
خدا کے دوستوں سے برسر پیکار بیٹھے ہیں
تعجب ہے کہ پاکوں سے سدا بیزار بیٹھے ہیں
اُٹھا کر انگلیاں کہتے ہیں وہ کفار بیٹھے ہیں
غم ایمان سے ان کے ہم ادھر ابیار بیٹھے ہیں
وہی پامال کرنے کو اسے طیار بیٹھے ... ہیں
مگر ہم ہیں کہ ان کی رہ میں سو سو بار بیٹھے ہیں
اُدھر ہے مستیٔ غفلت اِدھر ہوشیار بیٹھے ہیں
یہاں ثابت قدم اور استقامت کار بیٹھے ہیں
ہم اپنا جام کوثر پی کے خود سرشار بیٹھے ہیں
محمدؐ کے غلاموں میں سر دربار بیٹھے ... ہیں
بہت کھائے ہوئے سینہ میں ہم سوفار بیٹھے ہیں
عدو گرچہ مقابل میں لئے طومار بیٹھے ہیں
اسی سے ظالموں پر ہم چلا کر وار بیٹھے ہیں
لگا کر بازیٔ سبقت جو ہمت ہار بیٹھے ہیں
نہ سوچا یہ کہ پہلے میں اولو الابصار بیٹھے ہیں
کہ کس برتے پہ ابتک وہ کئے انکار بیٹھے ہیں
اٹھا کر شرم دل سے اپنی شرم مجرم وار بیٹھے ہیں
نگل کر مچھلیاں پانی پہ بو تیمار بیٹھے ہیں
کہ اہل حق کی مسند پر یہ ناہنجار بیٹھے ہیں
بغل میں عیسویت کے کھُلے انصار بیٹھے ہیں
کہ بیشک ہم رسول اللہ کے غمخوار بیٹھے ہیں

الٰہی دشمنان دین احمد سے بچا ہمکو
ہلاکر خاک کر دے ان کو اے خدا ایسے شریر انکو
تو ناصر ہو ہمارا ان شریروں کے مقابل میں
خدایا تیری نصرت ہو تو ہم کو ظفر حاصل
جو تو چاہے لگا دے اپنی کشتی اب کنارہ پر

کہ ابراہیم کی امت ... پھر کر خوار بیٹھے ہیں
کہ در پردہ مسلمانوں میں یہ کفار بیٹھے ہیں
سہارا ہے یہی تیری رحمت کا اسے غفار بیٹھے ہیں
گھرے ہیں دشمنوں میں ہم تہ تلوار بیٹھے ہیں
بھنور میں پھنس رہے ہیں اور سرِ منجدھار بیٹھے ہیں

خدایا قلزمِ دنیا سے ہم کو پار کر دینا
مبارک کی طرح کہ اِن بہت سے یار بیٹھے ہیں۔

خاکسار مبارک سیالکوٹی

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ معظم و مکرم برادر مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کے افضال ورحم ہوں آپ پر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد از انتظار شدید چند ضروری عرضیں ہیں۔ امید کہ جواب با برکت سے مستفیض فرمایا جاویگا۔ مستورات کی طرف سے چندہ وصول ہو رہا ہے یہ تحریک سرسبز ہو جاتی تو آپ بھی ہماری طرف سے سرخرو ہو جاتے۔ باہر کی نیک خواتین میں تو عملی طور سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ بدر کا خاص اشتیاق رکھتی ہیں۔ مگر قادیان کی نیک بخت خواتین چندہ دینے میں سُستی تو کہیں رہی اب جلسوں میں بھی دلچسپی سے حصہ نہیں لیتیں جس کا نتیجہ بہت افسوس ہے۔ نیز آپ براہ مہربانی لازمی طور پر کالم مستورات کو دیں اس سے پہلے تو آپ پورا صفحہ عورتوں کے لئے رکھتے تھے مگر جب سے عرض کیا گیا ہے کہ بدر میں مستورات کا ہی حصہ ہو۔ آپنے وہ کالم ہی اُڑا دیا۔ کبھی جگہ نکل آتی ہے تو مضمون درج کر دیا جاتا ہے کہ ہر ہفتہ دو کالم بدر خواتین کے لئے خالی رکھیں آپ کا احسان ہوگا (کیونکہ شاید آپ نہیں جانتے کہ ہر ہفتہ کس ارمان بھرے دل سے میری بعض بہنیں محض بدر خواتین کے واسطے اخبار کھولتی ہیں) اگر بدر خواتین نہ نکلے تو ان کے دل مایوس ہو جاتے ہیں۔ سو کمال ہی مہربانی ہو اگر بدر خواتین کے واسطے صفحہ لازمی طور سے رکھیں اور اس کے واسطے مضمون مہیا کرنا میرے ذمہ دو دن پہلے اطلاع فرما دیا کریں اور بس۔ آئندہ اپنی مرضی مبارک سے اطلاع دیویں۔ آپ کی بہن۔ خاکسار اہلیہ اکمل از قادیان۔ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۹ء

رپورٹ طاعون۔ ہفتہ گذشتہ میں وبائے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۰ فوتیاں ہیں۔ اور وارداتوں کی تعداد ۱۹۰ تھی۔ ضلعوار تفصیل سے ظاہر ہے۔ گوڑگانوں میں ۱۲ کیس و ۵ فوتیاں۔ حصار میں ۱۳۸ و ۹۴۔ دہلی میں ۲۰ و ۱۴۔ رہتک ۳۲ و ۲۲۔ کرنال ۲۷ و ۲۱۔ لودیانہ ۷۰ و ۴۸ جالندھر ۲ و ۱۔ ہوشیارپور ۵۳ و ۵۳۔ فیروزپور ۷۶ و ۵۴۔ منٹگمری ۲ و ۴۔ لاہور ۳۱ و ۲۱۔ امرتسر ۲۳ و ۲۳۔ گورداسپور ۲۷ و ۲۷۔ گوجرانوالہ ۸ و ۴۔ سیالکوٹ ۱ و ۱۔ لائلپور ۷ و ۴۔ ریاست پٹیالہ ۲۳۰ و ۱۷۹ ریاست کپورتھلہ ۹۵ و ۴۴۔ ریاست مالیرکوٹلہ ۱۷ و ۱۔ ریاست جیند ۸ و ۸۔ سرحدی صوبہ و بلوچستان بفضل خدا بالکل پاک و صاف ہیں لیکن قلمرو و صوبہ جات متحدہ میں طاعون کا زور زیادہ ہے۔ یہاں ۱۴۰۰ کیس ۱۰۴۱ فوتیاں ہیں سب سے زیادہ زور ضلع بلیا میں جہاں ۴۹۲ کیس ۳۹۰ فوتیاں ہیں۔ شہر گورکھپور میں ۴۲ و ۲۴۔ باقی ضلع گورکھپور میں ۱۳۳ و ۱۲۷۔ اعظم گڈھ میں ۱۹۲ و ۱۷۰۔ شہر کانپور ۱۲ و ۸۔ باقی ضلع کانپور میں ۲۲ و ۲۱۔ متھرا میں ۵۴ و ۴۱۔ ایٹہ ۲۷ و ۲۶۔ فرخ آباد ۴۵ و ۲۹۔ مین پوری ۳۱ و ۲۷۔ اناؤ ۶۴ و ۵۹۔ وغیرہ وغیرہ۔

جَزَاءُ الاِحسَانُ

سُنا گیا ہے کہ پچھلے دنون مین احمد آباد علاقہ بمبئی مین بعض غداران نے حضور گورنر صاحب بہادر پر دو وار بمب کے گولون کے کئے مگر خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے کہ حضور وائسرائے اس حملہ سے بالکل محفوظ و مامون رہے ۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اس قدر احسانات کو دیکھتے ہوئے بھی شریر لوگ اپنی شرارتون سے باز نہین آتے ۔ جس امن اور چین سے ہندوستان کے باشندے رہتے ہین اگر اس کا مقابلہ اپنے ہم قوم بادشاہون کے زمانہ بادشاہت سے بھی کرین ۔ تو بے اختیار گورنمنٹ کی تحسین کرنی پڑتی ہے اگر اس قسم کا حملہ کرنیوالون مین شکر گزاری کا مادہ ہو اور عقل سلیم رکھتے ہون اور محسن کے احسانات کو سمجھ سکتے ہون اور ان کے دل درندون اور جنگلی جانورون کی طرح سخت نہ ہو گئے ہون اور انسانی قوےٰ اور اخلاق حسنہ کے صفات حسنہ مر گئے ہون اور چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ہون تو کبھی بھی وہ ایسے فعل کے مرتکب نہین ہو سکتے ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ بیجا جوش اور بے سبب غضب نے ان لوگون کی آنکھین بند کر دی ہین اور یہ نہین سمجھ سکتے کہ ان کے افعال انسانی اخلاق سے کس قدر گرے ہوئے ہین اور یہ ان کی حرکتین شرفاء کی نظر مین کس قدر مذموم ہین ۔ ہمارے حضرت مسیح موعود ہمیشہ اجیٹیشن سے اپنی جماعت کو منع کرتے رہے اور اپنی زندگی مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی ۔ کہ جس مین عام مسلمانون کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً گورنمنٹ کے خلاف آواز بلند کرنے والی انجمنون اور سوسائیٹیون کی شرکت سے باز رہنے کی تاکید نہ فرمائی ہو ۔ چنانچہ اس نصیحت کی وقعت اب آپسے آپ ظاہر ہو رہی ہے اور زمانہ پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے کہ اس خدا کے مامور کی زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ سچا اور درست ہے ۔ یہ تمام وارداتین جو بمب کی یا ڈکیتیون کی ہو رہی ہین یہ سب اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہین اگر لوگ گورنمنٹ کی عزت اور وقعت کا خیال رکھتے اور ان اجیٹیشنون سے بچتے تو آج ہندوستان مین ایسے غدار نہ ہوتے لیکن بدبختی جب آتی ہے تو پہلے انسان کی آنکھین بند کر دیتی ہے ۔ اور باوجود دیکھنے کے وہ اندھا ہو جاتا ہے ۔ یہی حال آجکل ہندوستان مین بعض شریر لوگون کا ہے وہ جانتے ہین کہ ان کے فعل مذموم ہین وہ محسن کشی کر رہے ہین وہ تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہین ہلاکت ان کے لئے ہاتھ اٹھائے کھڑی ہے اور بدبختی ان کے انتظار مین ہے ۔ مگر پھر بھی اپنی چال کو سُست نہین کرتے ایسے لوگ جنگلی درندون سے بھی زیادہ سخت دل ہین کیونکہ وہ بھی اپنے محسن کا احسان مانتے ہین چیتا اپنے رکھوالے کی رعایت کرتا ہے اور کتا جب پاگل ہوتا ہے تو اپنے گھر والون کو نہین کاٹتا مگر یہ لوگ کچھ ایسے اپنے آپسے باہر ہوتے ہین کہ لڑتے ہین تو کس سے ایسی محسن اور منعم گورنمنٹ سے کہ جس نے ان کے عیش و آرام کے لئے ہزارون نہین لاکھون اسباب مہیا کئے ہین قرآن شریف فرماتا ہے ۔ کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنے جو شخص تم پر احسان کرے اس کا بدلہ احسان مین ہی اسے دو اور اس کو کبھی غداری نہ کرو ۔ پس یہی وجہ ہے ۔ کہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور مین اس موقعہ پر اپنی جماعت کے کل احباب کو حضرت کے حکم کیطرف پھر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ وہ ہر جگہ اس قسم کے باغی عنصر کو دبانے کی کوشش کرین گے اور گورنمنٹ کا اس کام مین ہاتھ بٹائین گے کیونکہ یہی ایک راہ ہے جس سے وہ خدا اور رسُول کو خوش کر سکتے ہین ۔ پس جو ذرا بھی گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت مین نہین رہ سکتا ۔ اب مین اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دُعا مانگتا ہون کہ وہ ہماری اس محسن گورنمنٹ کو موجودہ ابتلاؤن سے بچائے اور اسکی طاقت کو مضبوط کرے اور اس کی فیض رسانی کو زیادہ کرے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ خاکسار میرزا محمود احمدؐ

خواجہ غلام الثقلین صاحب

پیسہ اخبار مین ایک صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ کونسل کی ممبری کے لئے ریفارم کے ماتحت خواجہ صاحب نے اپنے آپ کو امیدوار ممبری پیش کیا ہے اور مسلمانون کو اپنی خدمات جتا کر ان سے چاہا ہے ۔ کہ وہ خواجہ صاحب کو ضرور کونسل کا ممبر منتخب کرین اس پر معزز ہمعصر وکیل نے خواجہ صاحب کے اس درخواست سوال کی تائید کی ۔ اب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بھی ممبر کونسل کے امیدوار ہین اور ضرورت ہے کہ اس سوال کا فیصلہ کیا جاوے کہ دونون مین سے کون اس قابل ہے کہ ایسے مسلمانون کا سچا وکیل قرار دیا جاسکے ۔

خواجہ صاحب کچھ شک نہین اپنے رسالہ عصر جدید کے ذریعہ مسلمانون مین اصلاح رسوم کے کام پر بہت زور دیتے رہے ہین لیکن سوال ان کے وعظ کا نہین بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ عام مسلمانون کے لئے وہ کتنا وسیع حوصلہ اور محبت رکھتے ہین اس کے لئے ان کا رسالہ عصر جدید کافی ہے ۔ جسمین مسلمانون کے مختلف فرقون پر خطرناک حملے کر کے انہون نے جتا دیا ہے کہ وہ عام مسلمانون کے لئے وسعت حوصلہ نہین رکھتے ۔ مین ان کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ان پر معترض نہین ہون بلکہ اس پہلو سے کہ انہون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے ۔ کہ مسلمانون کے عامۃ الناس سے انہین کوئی ہمدردی نہین ۔ ورنہ نواب فتح علی خان صاحب بالقابہٗ بھی تو مذہباً شیعہ ہین ۔ مگر عام مسلمانون کے لئے وہ ایک خاص ہمدردی رکھتے ہین اور ان کے حقوق کی پرواہ کرتے ہین ۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ مین صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب ایجوکیشنل کانفرنس کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے جو خدمت مسلمانون کی کر رہے ہین وہ نہایت وزن دار اور قابل قدر ہے اور اس کے مقابلہ مین خواجہ صاحب کی خدمات کوئی وزن نہین رکھتی ہین ۔ علاوہ برین خواجہ صاحب کا خود اپنے آپ کو پیش کرنا اور اپنی خدمات کی فہرست دینا ان کے علو ہمت سے گری ہوئی بات ہے بہرحال مسلمان غلطی کرین گے ۔ اگر وہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کے مقابلہ مین خواجہ صاحب کا نام بھی کونسل کی ممبری کے لئے لین ۔ میری دانست مین خواجہ صاحب کو اگر فی الواقعہ خدمت کرنے کا جوش اور حُب ہے تو ان کا فرض ہونا چاہئیے ۔ کہ وہ ذرا اپنے نام کو واپس لے کر صاحبزادہ صاحب کی تائید کرین اور اگر انہون نے مقابلہ کیا ۔ تو مسلمانون پر یہ حقیقت کھل جاوے گی ۔ کہ خواجہ صاحب حب قوم کی بجائے حب جاہ کے دلدادہ ہین اور ایسے لوگون سے قومی مفاد کی اُمید کرنا فضول اور لاحاصل ہے ۔ مین اُمید کرتا ہون ۔ کہ مسلمان اپنی اسلامی انجمنون کے ذریعہ اس سوال کو حل کر دینگے ۔

راقم دستور

بدر ۔ ہم اس وقت صاحبزادہ صاحب یا کسی دوسرے امیدوار کے متعلق کچھ کہنا نہین چاہتے ۔ لیکن اس مین شک نہین کہ **خواجہ صاحب غلام الثقلین** کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے ۔ وہ سچ ہے ۔ خواجہ صاحب ان مسلمانون کے حق مین جو ان کے مذہبی عقائد کے ساتھ متفق نہین ہین ۔ کبھی خیرخواہی کا کلمہ بول نہین سکتے بلکہ اس معاملہ مین وہ بہت ہی تنگ دل ہین ان کے حملے مسلمانون کے دوسرے فرقون پر نہ صرف بیجا اور سنجیدگی سے گرے ہوئے ہوتے ہین بلکہ نہایت خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہین جن سے خواجہ صاحب کی اندرونی صفات و اخلاق بخوبی معلوم ہوتے ہین ۔ اس واسطے ایسا آدمی ہرگز مسلمانون کا لیڈر نہین ہو سکتا ایسے ممبر کے ہونے سے تو ممبرون کا نہ ہونا اچھا ہے ۔ جس سے مسلمانون کو ایذا کا اندیشہ ہو ۔

ہندو بھائیون سے دو باتین

اخبار اردو ڈبش گزٹ مین ایک صاحب اپنے ہندو بھائیون کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہین ۔

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارہواں ۱۲

سورۂ ہود

مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع اول و رکوع دوم)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ولئن اذقنا الانسان۔ جو لوگ خدا کی کتاب اور خاتم النبیین کے حالات و تعلیمات سے ناواقف ہیں اون کی یہ حالت ہوتی ہے

دنیا میں کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غمی۔ اور کبھی صحت ہوتی ہے اور کبھی بیماری اور کبھی دکھ اور کبھی سکھ۔ انسان پر یہ دونوں حالات ضرور ہوتے ہیں۔ مگر ایک نبیوں کے متبع ہوتے ہیں ایک جو ان کی تعلیمات کی پروا نہیں کرتے۔ یہاں آخر الذکر کا ذکر ہے۔

لیئوس کفور۔ بے ایمان انسان ناامید ہو جاتا ہے مگر نبیوں کے متبع کی نسبت مثنوی میں آیا ہے۔ ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است ؂ زیر او گنج کرم بنہادہ است

ایک بیوی کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ اب اس کی مثل کون ہوگا مگر معًا اس نے استغفار کیا اور کہا کہ خدا تعالےٰ کو سب قدرتیں ہیں چنانچہ اس کے بعد اس کا نکاح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا۔ اور اس نے خود اقرار کیا کہ یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ یاس مومن کا کام نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا ہے۔ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ چنانچہ اس کا پھل پایا۔

ولئن اذقنٰہ نعماء۔ حدیثوں میں ایک شخص کا ذکر ہے جسے جذام تھا اس کے سامنے فرشتہ متشکل ہو کر آیا اور پوچھا کیا چاہتا ہے۔ کہا لون حسن۔ رنگ اچھا ہو۔ جسمانی صحت ہو چنانچہ ایسا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ کیا چاہتا ہے۔ کہا۔ مال مویشی اونٹ وغیرہ۔ یہ بھی مل گیا پھر وہی فرشتہ گدا کی شکل میں اس کے سامنے آیا اور سواری کے لئے گھوڑا مانگا تو اس نے اسے جھڑکا کیوں دینے لگے۔ تمہارے پاس کیا رہے اور اسے ذلیل سمجھا۔ بدبخت انسان تھوڑے سے سکھ پر پھول بیٹھتا ہے اور اکڑ باز بن جاتا ہے۔

فلعلک تارک بعض ما یوحیٰ الیک۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعض حصہ کلام کی مطلق پروا نہیں کرتے دوسروں کی عیب چینی معمولی معمولی باتوں پر کرتے ہیں اور خود اپنے نفس پر غور نہیں کرتے۔ کہ اہم سے اہم فرض کے تارک ہیں۔

حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا۔ اور پوچھا کہ بے وجہ مکھی مارنے کا کیا قصاص ہے آپ نے اس سائل کو دیکھ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے گھر کوفے میں اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے وقت تمہیں فتوے کی ضرورت نہ تھی۔

وضائق بہ صدرک۔ جب کوئی حکم قرآنی آئے تو پھر شرح صدر سے اسے نہیں کرتے بلکہ بہانے بنانے لگتے ہیں کہ اپنی قوم کا لحاظ ہے یا بات رہ جاتی ہے۔

افمن کان علیٰ بینۃ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین آیا اس کی صداقت کے تین نشان فرمائے۔ ایک بینہ۔ دوم شاہد۔ جو اس کے اندر سے ہو یعنی ضمیر کی شہادت۔ فراست مومن۔ سوم الٰہی کتب۔ مثلاً موسیٰ کی کتاب کی شہادت۔ انبیاء و فلاسفروں میں یہ فرق ہے کہ فلاسفروں کا آپس میں ضرور فرق ہوتا ہے مگر انبیاء اصولوں کے سب متفق ہیں۔

مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع دوم)

ہر حق کے سامنے ایک جھوٹ ہوتا ہے اور ہر جھوٹ کے مقابل سچ۔ یہاں ومن اظلم میں جھوٹے مفتری کا نشان اور اس کا انجام بتاتا ہے۔

الا لعنۃ اللہ علے الظالمین۔ موسےٰ اور فرعون دونوں مر چکے ہیں مگر موسےٰ پر سب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں اور فرعون پر کوئی رحمت بھیجنے والا نہیں۔

یبغونھا عوجاً۔ بے دین ٹیڑھے راہ کو چاہتے ہیں۔ اللہ کی راہ کو۔ مسلمان بھی اب اس مرض میں گرفتار ہیں۔

وھم بالاخرۃ ھم کافرون۔ ان تمام خرابیوں کی جڑ ایک ہی بات ہے کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ایک وقت آتا ہے جب ہم کو جوابدہی کرنی پڑے گی۔

ان الذین اٰمنوا۔ اس میں دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے۔ جو راستبازوں کا گروہ ہے۔

اولٰئک اصحٰب الجنۃ۔ صحابہ کرام کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچکر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے۔ ایک شرابی ہی کو لو۔ شراب پی متوالے ہوئے بد رو میں گرے۔ پاس جو نقدی تھی وہ گئی۔ ایک بہشت۔ اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہ کے لئے۔ مدینہ منورہ ایک بہشت تھا پھر مکہ کی فتح۔ اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم، شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک جنت قرآن۔ اور اس کی حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں۔ جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پاکر مظفر و منصور ہو کر شاد کام رہتا ہے۔

ایک دفعہ میں سفر کو گیا ایک مولوی سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے پوچھا۔ مرزا صاحب کیا لکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا علامات المقربین لکھتے ہیں اس میں ایک بات لکھی ہے۔ کہ ان الابرار لفی نعیم۔ وان الفجار لفی جحیم۔ مومن اسی دنیا میں نعمتیں پاتا ہے۔ اور فاجر دوزخ میں ہو جاتا ہے۔ جل جل کر کباب ہوتا رہتا ہے۔ مولوی بولا یہ بات تو ٹھیک نہیں دیکھئے ہم نان شبینہ کو ترستے ہیں اور یہ کاذگر گرد تنگیاں گزارتے ہمارے سینے پر مونگ دلتے

ہیں۔ پس تو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہوں۔ پاس ایک بدلہنج بیٹھے تھے وہ بولے۔ مولوی صاحب کا رنگ بھی تو اسی جلنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے مولوی صاحب بولے۔ سچ کہتا ہے گویا اس طرح پر اس نے اپنی جہنمی زندگی کا اقرار کیا۔

مورخہ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

ان یفتنکم۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کے تقاضے کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب کسی کے اعمال کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ غوی مقرر ہو تو وہ ایسا ہو جاتا ہے۔

پولوس نے تقدیر کے مسئلہ کو نہیں سمجھا اس لئے اس نے آخر بگڑ کر کہا کہ کاریگری کاریگر کو کیا کہہ سکتی ہے۔ حالانکہ یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ برتن وغیرہ میں تو عقل اور اختیار فعل کسی حد تک بھی نہیں اور انسان میں یہ بات ہے۔

مورخہ ۲۳۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

آسودہ حالوں پر غریب ناصح کی بات کم اثر کرتی ہے حضرت نوح کا زمانہ بہت آسودہ حالی کا تھا اس لئے انہوں نے اپنے ناصح کی باتوں پر سے فائدہ نہ اٹھایا۔ بہت افسوس ہے کہ یہ مرض مسلمانوں میں بھی پھیلتا جاتا ہے۔ اسی واسطے میں نہیں چاہتا کہ بہت دولتمند میری بیعت میں داخل ہوں۔

کما تسخرون۔ ایک معنے یہ ہیں اس لئے ہم ہنسی کرتے ہیں کہ تم بھی ہنسی کرتے یا یہ معنے کہ ہم بھی ہنسی کریں گے جتنی تم کرتے رہے۔

فار التنور۔ اس کے پانچ معنے ہیں (۱) تنور کے معنے وجہ الارض زمین کا اوپر کا حصہ (۲) اونچی جگہ۔ یعنی اونچی جگہوں کے چشمے پھوٹ نکلے۔ (۳) اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ روٹیاں پکاتے ہیں یعنے وہاں ہی پانی نہ نکلا۔ (۴) پو پھٹنے کا وقت آگیا نوح کی قوم پر عذاب سحری کو آیا تھا۔ (۵) اونچے محلوں پر پانی حملہ آور ہوا۔

الا قلیل۔ بہت روایتوں میں میں نے پڑھا ہے کہ ۸۰ سے زیادہ نہ تھے یہ مثال یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہاں ایک واقعہ مجھے یاد آگیا ہے جو تمہارے نفع کے لئے تمہیں سناتا ہوں سفر میں ایک شخص نے حضرت کے متعلق مجھ سے تین سوال کئے ایک ان میں سے اس سبق کو ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ یہ کہ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں کل التریک ذریعہ جاہلین کے اچھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ورنہ مسیح سے بڑھ جاؤں۔ دوسرا یہ عمل تو کفار بھی کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک نبی کی بات کی سخت ہتک ہے نیز ایک نبی کے عمل کو مکروہ فرمایا میں نے کہا آپ مولوی عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں۔ جنھوں نے تحفۃ الہند لکھی ہے کہا ہاں وہ تو میرے پیر و مرشد تھے۔ میں نے کہا سُنا ہے کہ بہت سے ہندوؤں کو مسلمان کر لیا تھا کہا کیوں نہیں تین سے زیادہ کو مسلمان کر لیا تھا جس مدرسہ میں پڑھتے تھے اس کے تمام طالب علم مسلمان ہو گئے میں نے کہا تم نے تورات پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ نوح ؑ نے ۸۰ آدمی ۹۵۰ برس کی تعلیم میں مسلمان کئے اب میں کس طرح مان لوں۔ کہ مولوی عبد اللہ نے چند سالوں میں ۳۰۰ کافر مسلمان کر لئے۔ کیا ایک اُمتی نبی سے بڑھ کر ہو سکتا ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے آپ ہی جواب دیں۔ میں نے کہا سُنو! جو ہتھیار مولوی عبداللہ کے پاس تھا (قرآن مجید) وہ نوح ؑ کے پاس نہیں تھا۔ پس یہ فضیلت تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل ہے۔ یہی بات یہاں سمجھ لو۔ دوم۔ یہ بتاؤ۔ کہ قرآن شریف خدا کا معجز کلام ہے یا نہیں کہا ضرور۔ میں نے کہا کہ وہ کس زبان میں ہے۔ کہا عربی میں۔ میں نے کہا کہ ابوجہل کون سی زبان بولتا تھا کہا عربی۔ میں نے کہا کہ ہتک کر رہے ہو۔ جو زبان خدا کی طرف سے معجزہ ہے وہی ایک کافر کا فعل قرار دے رہے ہو۔ یہ سُن کر مبہوت رہ گیا۔ سوم۔ میں نے اسے کہا آپ ایک تصویر یا بُت بناؤ۔ میں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاتا ہوں اس پر وہ جھٹ بولا کہ تصویر یا بُت بنانا تو حرام ہے۔ میں حرام فعل کا ارتکاب کیوں کر کروں۔ میں نے دو تین بار یہ فقرہ اُس سے دُہرایا۔ پھر کہا کہ ہوش کرو۔ ایک نبی کے فعل کو حرام قرار دے رہے ہو۔ (انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔) دیکھو حضرت صاحب نے تو ادب کیا اور صرف یہی فرمایا کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں ورنہ ایسا کر سکتا اور تم جو صریح حرام کہہ رہے ہو وہ بہت نادم ہوا اور کہا کہ سب باتوں کا جواب آگیا یہ باتیں علم سے نہیں آتیں۔ خدا کے خاص فضل سے آتی ہیں۔

مورخہ ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴)

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا ادب کس طرح کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں بتایا ہے حضرت نوح نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی اس بناء پر کہ اہل کے بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ حضرت نوح ؑ کو ایک ادب سکھاتا ہے۔

فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم۔ نوح! تو کیوں کہتا ہے یہ میرا اہل ہے۔ جب ہمارا وعدہ تھا تو ہم کو خود ہی اس کا پاس تھا۔ تم کیا جانو کہ یہ تمہارے اہل میں سے نہیں۔ اب دوسری بات دیکھو۔ کہ اس طریق ادب سکھانے کے جواب میں اگر ہم ہوتے تو کیا کہتے۔ مجھے نیوں کا علم نہ ہوتا۔ تو میری فطرت یہ گواہی دیتی ہے کہ میں یہ کہتا آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ مگر حضرت نوح ؑ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادب سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور یوں کہا۔ کہ رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ یعنی آپ ہی توفیق دیں کہ میں ایسی دُعا نہ کروں۔ جس کا مجھے علم نہ ہو۔ دعوے نہیں کیا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اسی واسطے علماء اُمت نے لکھا ہے کہ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک کام چھوڑ دے۔ دوم۔ دعا حفاظت کرے۔ وعدہ کر لینا اچھی بات نہیں۔ کیونکہ پھر ایسا کرے گا۔ تو ایک گناہ اُس بدی کا۔ دوم۔ گناہ وعدہ شکنی کا۔ کیونکہ بعض انسانوں کو ایک بات کی لت ہو جاتی ہے۔ تو وہ جب موقعہ آجاتا ہے۔ بھول اُٹھتے ہیں۔ بہار توبہ شکن آمد چہ چارہ کنم۔ دیکھو حضرت نبی کریم ؐ نے دُعا کی ہے۔ وحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ۔ قرآن مجید مؤمنوں کو ادب سکھاتا ہے۔ اور فرمایا۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم کردہ مال غنیمت کی نسبت اتنا کہا کہ انصاف ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ خالد بن ولید قتل کرنے کے لئے اُٹھے آنحضرت ؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ مومن ہونے کا دعوے کرتا ہے درگذر کرو۔ مگر دیکھو گے کہ ایک قوم اس کے ذریعے پیدا ہوگی۔ قرآن کریم جن کے حلق سے نیچے نہیں گذریگا جمہور اہل اسلام کا

مذہب ہے۔ کہ حضرت علی نے ایسے لوگوں کو قتل فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑے الزام لگائے گئے۔ عبداللہ بن سلام نے سمجھایا۔ کہ تم یہ جرأت و بے ادبی نہ کرو۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت تک تلوار مسلمانوں سے نہ اٹھیگی قتل کرنے والے نہ مانا تو اس کا نتیجہ بھگتا۔

مکہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے آئے۔ معمولی بات تھی مگر اس کا نتیجہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ حضرت علی بھی مجبور ہو کر مدینہ سے چلے آئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر مدینہ دارالخلافہ نہ بنا۔

بسلٰم منا۔ سلامتی ہماری طرف سے۔ اس قنوط کا نتیجہ ہے یہ تو بدلہ کا بدلہ ہوا۔ اب برکات تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر ہوں گے۔ یہ اس ادب کا انعام ہے ایک صوفی نے عجیب نکتہ لکھا ہے۔ کہ ساحران فرعون کے ادب کا نتیجہ تھا۔ کہ انہیں ایمان لانے کی توفیق عطا ہوئی۔ انہوں نے جناب موسیٰ کا ادب کیا۔ اور کہا۔ امّا ان تلقی۔ مین نے بھی اس سے ایک نکتہ نکالا ہے۔ وہ یہ کہ مباحثہ مین ہمیشہ پہلے دشمن کو اعتراض کرنے دے پھر اس کا جواب دے مومن اس طریق سے فتح پاتا ہے۔

تلک من انباء الغیب۔ نبی کریم کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ یہ آیندہ کا واقعہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ قصہ نہیں۔ فرماتا ہے۔ کہ تم خدا سے دعائیں کرو۔ اور وہ ادب سے ہوں۔ اور حضرت نوح کی طرح استقلال سے اپنی تعلیم پھیلاؤ۔ وہ تعلیم جسے تو اور تیری قوم اس سے پہلے ہرگز نہ جانتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان العاقبۃ للمتقین۔ انجام کار متقی فتح پائینگے۔

اعبدوا اللہ۔ یہ اصل الاصول بہت ضروری ہے۔ پہلے جو کام کرو۔ خدا کے حکم کی ماتحت کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ پھر تمہاری نفسانی غرض اس میں شامل نہ ہو۔

مالکم من اللہ غیرہ۔ اعبدوا اللہ کا یہی مطلب تھا۔ اسے تاکید کے لئے فرماتا ہے۔ کہ کوئی سوائے اللہ کے تمہاری نیت قول و فعل میں محبوب اور مقصود نہ ہو۔

مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(البقیۃ رکوع ۵ و رکوع ۶)

کیدونی جمیعا۔ تم بھی اور تمہارے بُت بھی۔ انبیاء جتھے کے محتاج نہیں ہوتے دیکھو۔ یہاں کا کوئی جتھا نہیں۔ کس تحدی اور جرأت سے اعلان کرتے ہیں۔

ومامن دابۃ۔ جب سب جانداروں پر خداتعالیٰ کی حکومت ہے تو ہمیں کوئی چیز ضرر کیوں کر دے سکتی ہے۔

قریب مجیب۔ قریب ہے، دعا سنتا ہے اور پھر قبول کرتا ہے۔

مورخہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(البقیۃ رکوع ۶)

ھذہٖ ناقۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے۔ نشان قرار دے دے۔ یہاں ایک معمولی اونٹنی کی نسبت کہدیا۔ جلد ہی بطور نشان سہی۔

وعد غیر مکذوب۔ بعض وعدے ٹل بھی جاتے ہیں یہاں خبر کذوب فرمایا۔ کہ اس کے خلاف نہ ہوگا۔

جٰثمین۔ زمین سے ساتھ لگے رہے۔ مرغی زمین کو دبا کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیتی ہے اسے جثم کہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے۔ جثم الطائر۔

الصیحۃ۔ جیسے ایک مصرع صاح الزمان بال۔

کان لم یغنوا۔ گویا ان کا معنی ہی کوئی نہ تھا۔ مغنی کہتے ہیں۔ آبادی کو۔

قالوا سلٰماً۔ کہتے ہیں سلماً سے سلام بڑھ کر ہے۔ سلماً کے پہلے کوئی فعل ہوتا جو اوقات سے متعلق ہے یعنی ماضی یا حال یا استقبال کا۔ بہرحال دوام نہیں ہے۔ مگر سلامٌ میں زمانہ کوئی نہیں اس میں دوام پایا جاتا ہے۔ گویا ابراہیم نے ان سے بہتر جواب دیا۔ حسب آیت حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا۔

فمالبث ان جاء بعجل۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مہمان سے پوچھا کہ روٹی کھاؤ گے یا نہیں۔ بغیر پوچھے۔ جو ماحضر ہو پیش کر دیا ہے۔ تو کھا لے۔

حنیذ۔ تلا ہوا ترجمہ دلی کی رواش کی وجہ سے ہے۔ اصل میں اس کے معنے ہیں۔ کہ گوشت کی بساند و رطوبت جلائی گئی تھی۔ ایک پتھر گرم نیچے ایک اوپر رکھدیتے ہیں اور اسی طرح گوشت تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی ایسا کرتے ہیں ایک کھال میں رکھ کر گرم ریتے میں رکھدیا

واوجس منھم خیفۃ۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابراہیم کے قلب ...... نے معلوم کر لیا کہ یہ عذاب لائے اور ابراہیم اللہ کے غضب سے ڈرے۔

فضحکت۔ اس کے ایک معنے کرتے ہیں کہ وہ بڑھاپے میں حائضہ ہوئی۔

یٰویلتیٰ۔ یہ عورتوں کا طرز کلام ہے۔

ھذا بعلی شیخاً۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی۔

علیکم اھل البیت۔ اس سے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ اہل بیت میں بیبیاں شامل ہیں

ھل ادلکم علٰی اھل بیت یکفلونہ۔

لکم۔ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس بڑا افسوس ہے کہ شیعہ اہل بیت میں بیبیوں کو شامل نہیں کرتے۔ اور بطور کم میں کم ضمیر کو مذکر کے لئے بتلاتے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہاں بھی ایک عورت کے لئے بوکتہ علیکم آیا ہے۔

ولما جاءت رسلنا لوطاً سیئ بھم۔ چونکہ توراۃ میں لکھا ہے کہ لوط خود ان کو گھر میں لائے۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کے اچھے معنے کئے ہیں۔ کہ لوط اس امر پر تنگ ہوئے کہ یہ کیوں ہمارے ساتھ نہیں چلتے اور مہمان نہیں بنتے۔

مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(البقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت لوط کی سات

بیٹیاں تھیں۔ پانچ اسی گاؤں میں بیاہی ہوئی تھیں تو حضرت لوط نے ان کو شرم دلائی کہ دیکھو سب لڑکیاں تمہارے ہی گھروں میں ہیں۔ پس کیا میں تمہارے برے میں ہوں کہ اپنی لوگوں کو بطور جاسوس داخل کروں۔

اطہر لکم۔ یہ لڑکیاں میں نے تمہارے تقوے کے لئے پیش کی ہیں ان کا معاملہ سوچو۔ کہ جب یہ تمہیں دے دیں تو میں گاؤں کے برخلاف کوئی منصوبہ کیوں کرنے لگا۔

ان لی بکم قوۃ او آوی الی رکن شدید۔ حضرت لوط نے پہلے قوت کا ذکر کیا۔ مگر پھر انبیاء کے طریق پر اللہ کی طرف جھک گئے اور کہا کہ نہیں بلکہ میں اللہ کی پناہ لوں گا۔ رکن شدید سے مراد یقیناً اللہ ہے۔

عالیھا سافلھا۔ جو عالی تھے ان کو سافل کر دیا۔ بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا بنانا۔ خدا کی عجائبات قدرت کے نمونے ہیں۔

مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

رزقنی منہ۔ میں بدمعاملگی نہیں کرتا۔ لین دین میں دھوکہ نہیں کرتا۔ پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جناب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیوں لا تنقصوا المکیال والمیزان پر عمل نہیں کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے کہ حصول رزق۔ ناپ تول کی کمی پر موقوف نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت۔ میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ پاس پیسہ تک نہ تھا اُسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاویں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں اس کے بعد انہوں نے دُعا کی طرف توجہ کی اور کہا افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ مولا تیرا ہی مہمان ہے یکایک ایک آدمی نے آواز دی۔ کر لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک قاب پلاؤ کا تھا نہ اس نے اپنا کام بتایا نہ ان کو جلدی میں خیال رہا۔ وہ قاب مدت تک بطور امانت رہا۔ کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ توکل عجیب چیز ہے۔

لا یجرمنکم۔ اللہ تعالیٰ کا تم سے قطع تعلق نہ کر دے۔

ما نفقہ کثیراً مما تقول۔ یہ ایک بہانہ ہے۔ انبیاء جو دین لاتے ہیں وہ بالکل سہل ہوتا ہے۔ لوگ عجیب عجیب پیچیدہ رسمیں ادا کرتے ہیں۔ اور خدا کے حکم پر عمل نہیں کرتے۔ میں نے ایک خوجہ قوم شیعہ کو دیکھا ہے میں سو سو سال کے بڈھے ہو گئے اور ختنہ نہیں کرایا۔ کیونکہ ختنہ کی کے لئے سو سو روپیہ چاہیئے تھا۔ لوگوں نے خود اپنے تئیں مشکلات

ہے۔

مورخہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

ہر فن میں جو اس فن کا ماہر ہو اس کی بات ماننی چاہیئے۔ مثلاً کوئی انگریزی زبان کے متعلق مسئلہ ہو۔ تو انگریزی جاننے والوں سے۔ شعر۔ شاعروں سے۔ غرضیکہ ہر ایک کسب اس کے اہل سے دریافت کرنا چاہیئے۔ دنیا میں ہر قسم کی تجارت وسیاست کو جس طرح یورپ والے جانتے ہیں۔ ہم لوگ واقف نہیں ہیں لہذا ان سے سیاست وتجارت کے متعلق باتیں دریافت کرنی چاہئیں۔ لیکن جن علوم سے وہ ناواقف ہیں۔ مثلاً یورپ وامریکہ والے علوم روحانی اور خدا شناسی سے بالکل ناآشنا ہیں

ولقد ارسلنا۔ ہم نے موسےٰ کو فرعون کی طرف بھیجا۔ فرعون تو اس فن سے ناواقف تھا۔ جس کے متعلق موسےٰ۔ اس کے تبعین نے اس خاص میں بھی فرعون کی ہی اتباع کی۔ پس اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

ورد۔ کاٹھ کا بڑا پیالہ۔ گھاٹ میں اترنے کو بھی کہتے ہیں۔ رفد بھی کہتے ہیں۔

ذلک من انباء القریٰ۔ یہ باتیں ان واقعات وحالات کے متعلق ہیں جن کے متعلق انبیاء آتے ہیں۔ فرعون کو مصر ہی کا تو گھمنڈ تھا۔ پھر مصر اب موجود ہے۔ اس کی حالت کو دیکھو بعض ایسی بستیاں ہیں جو تباہ ہو گئیں۔ مثلاً لوط کی بستیاں جن کے نام سدام وغیرہ پانچ بستیاں۔

تتبیب۔ ہلاکت جیسا کہ سورہ تبت میں بھی آیا ہے۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم بھی ایک بستی ہے۔

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۹ نمبر ۱۰)

فاما الذین شقوا۔ جو اپنے مطالب میں کامیاب نہ ہو۔ ناکام نامراد اسے عربی زبان میں شقی کہتے ہیں۔

ما دامت السموات والارض۔ کہاں کا آسمان وزمین؟ وہاں (جنت) کا

الا ماشاء ربک۔ اس کی بابت بہت بحث ہے کہ ماشاء ربک سے کیا مراد ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ دنیا کی زندگی میں جو آسائش پہونچ جاتی ہے۔ اس کا استثنا مراد ہے۔ بعض نے اس فاصلہ کو اور وسیع کیا ہے۔ کہ قبر سے حشر تک۔ بعض نے اور بھی وسیع کیا ہے اور کہا ہے کہ حشر کے فیصلہ تک۔ بعض نے یہ کہا ہے۔ کہ آخر دوزخ سے سب نکالے جاویں گے۔ میرے نزدیک اس سے اظہار عظمت وجبروت مراد ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ مشیت الٰہی کی ماتحت ہوتا ہے۔

فلا تک۔ یہ خطاب عام ہے۔ ہر مخاطب قرآن سے۔

فاستقم۔ حضرت نبی کریم نے فرمایا ہے۔ کہ شیبتنی ھود۔ کہتے ہیں اسی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک استاد کو اپنی جماعت۔ مرشد کو اپنے مریدوں کا سخت فکر ہوتا ہے۔ یہاں نبی کریمؐ کو استقامت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی من تاب معک۔ انسان کو اپنی ذات کی ذمہ داری مشکل ہے چہ جائیکہ دوسروں کا ذمہ اٹھانا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے۔ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

طرفی النھار۔ صبح وعصر کی نماز۔ (باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ)

میرے پیارے بزرگو! اور بھائیو!! آپ پر بخوبی روشن ہے کہ آجکل زیادہ زور سوراجیہ پر دیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سودیشی کی پکار بھی ہر سو جاری ہے اس لئے یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی اپنی سمجھ کے مطابق لکھوں مجھے امید ہے کہ میرے بزرگ اور بھائی اس پر و چار کریں گے اور اگر کہیں سہو ہو تو معاف فرمائینگے سوراجیہ کے متعلق میں یہ لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اپنے بزرگوں کی تواریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ کہ پہلے ہمارے بزرگ روئے زمین پر راج کرتے تھے۔ تو کیا ولایت امریکہ جاپان وغیرہ ممالک روئے زمین سے باہر تھے۔ میں تو ضرور کہوں گا ہرگز نہیں اس لحاظ سے تو انگریز ہمارے اپنے ہی بھائی ہیں اور جو چیز وہاں پیدا ہوتی ہے وہ گو ہندوستان کی نہیں مگر بدیشی بھی نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہاں سے یعنے ہندوستان سے ہی سینکڑوں لاکھوں من سوت اور دیگر اشیاء ولائت وغیرہ کو جاتی ہیں وہاں تو صرف چیز تیار ہوتی ہے اس لئے وہ چیزیں جو وہاں سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ بدیشی نہیں کہلا سکتی۔

آپ سے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے دل میں ذرا خیال کریں کہ اس لائق ہیں کہ سوراجیہ کر سکیں۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے بیٹا باپ کا دشمن ہے۔ ماں بیٹوں کی ہمیشہ لڑائی جھگڑے رہتے ہیں بہن بھائیوں کے مقدمات عدالتوں میں جاتے ہیں۔ غرض ہر ایک خرابی ہم میں موجود ہے اس لئے ہم کو پرماتما کا شکر کرنا چاہئیے۔ کہ ایسی بابرکت گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں ہر طرح کا آنند حاصل ہے۔ اگر کوئی دوسرا راج ہوتا۔ تو ہمیں یہ برکتیں ہرگز نصیب نہ ہوتیں جیسا کہ آجکل ہیں۔ ہمیں واجب ہے۔ کہ جو اشخاص یا اخبارات گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف قلم اُٹھاتے ہیں ان کو بائیکاٹ کر دینا چاہئیے۔ اور پرماتما کے دوسرے درجہ پر جیسا کہ ہماری کتب میں لکھا ہے راجہ کا مان کرنا چاہئیے۔ کیونکہ جو شخص راجہ کا مان کرتے ہیں پرماتما بھی ان سے خوش ہوتے ہیں۔

ہم دُعا کرتے ہیں کہ ایشور ہمارے ایڈورڈ ہفتم کی عمر دراز کرے جن کے عہد معدلت مہد میں ہمیں ہر طرح کے سُکھ پاپت ہیں۔

بدر۔ روئے زمین کا راج تو خیر جو ہے سو ہے۔ لیکن ہندوجبان اسی خیال سے اگر سوراجیہ اور بائیکاٹ کے خودکش مسائل کو ترک کردیں تو امید ہے کہ یہ نصیحت انہیں فائدہ دیوے۔ ہندوؤں کے واسطے تو یہ ہوا۔ مگر آریوں کو کون نصیحت کریگا؟

ہاتھی کی چوری

ہاتھی کی چوری۔ برہما میں ہاتھیوں کے سرکاری سررشتہ جنگلات کے سابق سپرنٹنڈنٹ مسٹر برج اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ اونہوں نے ایک سرکاری ہاتھی چرایا۔ اور اس کا نام بدلکر کسی رئیس کے پاس فروخت کیا۔ رئیس مذکور کو یہ جتلایا گیا تھا۔ کہ ہاتھی برج صاحب کی ملکیت ہے۔ مسٹر برج صاحب کا یہ بیان تھا کہ سرکاری ہاتھی مرگیا۔ لیکن تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جو ہاتھی برج نے فروخت کیا تھا اگرچہ اس کا نام دوسرا رکھا گیا تھا لیکن اصل میں وہی سرکاری ہاتھی تھا جس کے مرنے کی خبر دی گئی تھی چیفکورٹ رنگون کے مسٹر جسٹس ارنسٹ نے جیوری کی رائے سے برج صاحب کو مجرم قرار دے کر تین سال قید سخت کی عبرتناک سزا دی

تین سادھوؤں کی کرتوت

موضع کوہالی ضلع امرتسر میں تین سادھو چند روز سے مقیم تھے (ملکہ یہی سادھو پہلے بھی موضع مذکور میں کبھی کبھی آکر رہا کرتے تھے) دیوالی کی رات کو ہر سہ سادھو مذکور ایک عورت معہ زیور مالیتی پانسو روپیہ اور نقد پانسو روپیہ لے کر رفو چکر ہوئے۔ تاہنوز سادھوؤں کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ عورت کے خاوند نے بہت تلاش کی آخر تھانہ میں حسب ضابطہ رپورٹ تحریر کرائی اور چالیس روپے کا انعام اشتہاری مشتہر ہوا۔ افسوس! یہ سادھوؤں کی کرتوتیں ہیں۔

ایک مسلمان نے حمص وطرابلس کے مابین ریلوے جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ ترکی میں درخواست پیش کی ہے یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک دولتمند ترک یورپین سرمایہ داروں کے مقابلہ میں ریلوے لائن بنانے پر آمادہ ہوا ہے۔

مصری۔ شاہزادہ جلال الدین بک بھی اس سال حج کو جانیوالے ہیں۔ کاش ہندوستان کے والیان ملک میں بھی یہی روح پیدا ہوتی۔ خدیو مصر کے سفر حج کا انتظام بڑے شان وشوکت سے ہو رہا ہے۔

عرب۔ کی تمام خودمختار ریاستوں کے فرمانروا اس سال حج کے لئے مکہ معظمہ آنے والے ہیں۔ دورسابق میں ان کو حج کی حکماً ممانعت تھی۔

اسلامی۔ مفتیوں اور قاریوں کے مذاکرہ علمی کا مذاقی اجلاس آرہ میں ۳۱ - دسمبر و یکم جنوری کو کیا جاویگا۔

بیخکنی سڈیشن کی انجمن

مدراس کی انجمن زمینداران کے ایک تازہ جلسہ میں راجہ صاحب بوبلی نے یہ تجویز پیش کی کہ ملک میں سڈیشن کی وبا نمودار ہے اسکی قلع قمع کرنے کے لئے ایک شاخ امپیریل لیگ کی جنوبی احاطہ مدراس میں قائم کی جاوے اور ایسے ہی اس شاہی لیگ کی شاخیں اُمید ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات میں بھی قائم کی جائینگی یہ تجویز راجہ صاحب کی کامل اتفاق رائے سے پاس کی گئی ہر آپنے اس کی تائید میں ایک پُراثر تقریر کی جسمیں واضح کیا کہ تمام زمینداران کا فرض ہے کہ سڈیشن کی دبانے اور اُس کی جڑھ کاٹنے کی ضروری خدمت کے لئے ہم اتفاق کریں ہم لوگوں کے بزرگوں نے برٹش علم کی برتری کے لئے خون بہائے تھے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کی لائق اولاد خود کو ثابت کریں۔ سڈیشن کی موجودگی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ احمدآباد میں حضور وائسرائے پر بھی بزدلانہ وار کرنے سے باز نہ آئے کہ جس سے بڑھ کر بدذاتی اور شوریدہ پشتی اور کوتہ اندیشی کیا ہوگی! راجہ صاحب کی تقریر پر تمام حاضرین نے اتفاق ظاہر کیا اور اس کے پاس کرنے میں اعلےٰ درجہ کی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے اُمید ہے کہ ہر ایک صوبہ میں اس تحریک کی تقلید کا عملی ثبوت دینگے یہ سرکار پر احسان کرنا نہیں ہے بلکہ خود اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا تقاضا ہے۔ (عام)

ریلوے کے لیٹرے۔ بمبئی کی ریلوے پولیس نے بہت دنوں سے مسلسل کوشش سے آخرکار ایک گروہ کا پتہ لگایا جو ریلوے ٹرینوں کے لوٹنے میں بہت مشاق تھا اس کی سازش بہت وسیع اور گہری پائی ہے اس کا مرکز پونا سے تھا اور جی آئی پی۔ بی بی سی آئی جنوبی مرہٹہ ریلویز کے سلسلوں پر اس کا جال بچھا رہا ہے بالفعل سترہ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں لیکن اس گروہ میں کم سے کم ڈیڑھ سو بدمعاش شامل سمجھے جاتے ہیں یہ لوگ زیادہ تر سندھی یا پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کے نام یہ ہیں رسوہن آسو رام۔ بشنداس)۔ ان میں بعض نامی بدمعاش اور پہلے کے